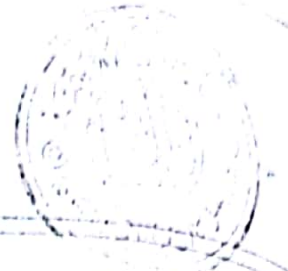


۱۱۱

۱۱/۱۱/۲۰۲۰

۹۱/۵۱



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
کہ فریاد میں مفتی کرام اس مسئلہ کے بارے میں  
کہ ایک شخص نے مرض الموت میں افتہانہ تکلیف کی حالت میں  
کہ کسی وقت تک احساس بھی نہ ہو نہ کرے پوزیشن بھی نہ ہو اور غسل  
میں ٹھکانے پر ہو چند نمازوں جو کہ چھ سے زیادہ ہو فوت ہو گئی  
تو کیا اس کا فریہ ہے یا وہ نمازوں میں معاف ہیں۔

المستفتی : خدا براہیم درجہ دورہ تملیث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الجواب طمناً و صلواتاً  
مرض اگر اس حد تک پہنچ جائے کہ ریاض نہ  
قیام پر قادر ہو اور نہ ہی بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہو اور  
نہ ہی لیٹ کر سر سے اشارہ کر سکتا ہو اور آگے  
اس حالت میں ایک دن اور ایک رات کی نمازیں  
گذر جائیں اور پھر اسی حالت میں اس کا انتقال ہو  
جائے تو اس ریاض سے حالت مرض میں رہ جانے  
والی نمازوں میں معاف ہیں اور ان کا قدرہ دینا بھی لازم نہیں ہے  
..... جاری ہے

(وان تعذر الإتياء) برأسه (وذكرت الفتاوى)  
 بأن نزلت على يوم وليلة (سقط القضاء عنه) وان  
 كان يفهم في ظاهر الرواية (وعليه الفتوى) كما في الظهيرية  
 (الدر المختار كتاب الصلاة باب صلاة المريض، ٢/٦٨٤، والمعرفة)  
 وفي الوتر الجيبة: المريض إذا صار بحال لا يستطيع  
 أن يصلي بالإتياء ولا بغير الإتياء فحلت لا يجب عليه  
 شيء من كفارة الصلاة ولا يكون مأخوذاً.

(كتاب الطهارة، الفصل العاشر، ١٥٥، فاروقية ليشان)  
 (الفتاوى التاريخية، كتاب الصلاة، الفصل الحادي والثلاثون  
 في صلاة المريض، ٢/٩٥، قديمي)

(البحر الرائق: كتاب الصلاة، باب صلاة المريض  
 ٢/٢٥٣، رشيدية) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب  
 كتبه

الجواب محم

الجواب محم  
 الجواب محم

محمد راشد كوي  
 المتخصص في الفقه الإسلامي  
 بالجامعة الفاروقية، بكراتشي

مع صوت افغانى  
 ١١/١٢٠٥



١١، ٥، ٢٠٢٠

٢ / ١١ / ٢٠٢٠